اربعین ختم نبوت

بسم الله الرحمن الرحيم

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِّن رِّجَالِكُمْ وَلَٰكِن رَّسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ وَكَانَ اللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا

١٤١٧

”محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ
نہیں ہیں لیکن وہ اللہ کے رسول اور آخری نبی ہیں، اللہ ہر چیز کو
خوب جاننے والا ہے“ --- [الاحزاب:۴۰]

الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا

”آج میں نے تمہارے لیے تمہارا دین کامل کردیا اور
تم پر اپنی نعمت پوری کردی اور تمہارے لیے اسلام کو بطور دین
پسند فرمالیا“---[المائدۃ:۳]

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للّٰہ وحدہ و الصلوٰۃ و السلام علٰی من لا نبی بعدہ
و علٰی آلہ و اصحابہ الذین اوفوا عہدہ

اسلامی عقائد میں ''عقیدۂ ختم نبوت'' کو بنیادی اور مرکزی حیثیت حاصل ہے---
قرآن کریم کی نصوص قطعیہ اس کی اساس اور احادیث مبارکہ حجت ہیں---
اس عقیدے پر قصرِ ایمان استوار ہے--- اگر کوئی شخص اسلام کے تمام تر عقائد پر
غیر متزلزل یقین رکھتا ہو، مگر نبی آخر الزمان، حبیب رحمٰن، سید الانس والجان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی
ختم نبوت کے بارے میں معمولی سے بھی شک وشبہہ میں مبتلا ہو، تو وہ کسی صورت بھی

مسلمان کہلانے کا مستحق نہیں، ایسا شخص بالاتفاق دائرۂ اسلام سے خارج ہے---

امام الموفق بن احمد المکی علیہ الرحمۃ (م۵۶۸ھ) لکھتے ہیں کہ امام الائمہ کاشف الغمہ حضرت امام ابوحنیفہ نعمان بن ثابت رضی اللہ عنہ کے زمانے میں کسی کذاب نے نبوت کا دعویٰ کر دیا اور کہا کہ مجھے مہلت دو، تا کہ اپنی نبوت پر دلائل پیش کروں، امام اعظم نے فرمایا:

مَنْ طَلَبَ مِنْهُ عَلَامَةً فَقَدْ كَفَرَ لِقَوْلِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ---[۱]

''(حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد نبوت کا دعویٰ کرنے والا تو کافر ہے ہی) جو شخص اس جھوٹے سے کوئی دلیل طلب کرے گا، وہ بھی کافر اور دائرۂ اسلام سے خارج ہو جائے گا، کیوں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے: لا نبی بعدی ''میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے''---

عقیدۂ ختم نبوت کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے بخوبی لگایا جا سکتا ہے کہ امتِ مسلمہ کا سب سے پہلا اجماع اسی مسئلہ پر ہوا--- سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خلیفہ بلافصل سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے عہد میں سیکڑوں صحابہ و تابعین نے جھوٹے مدعیٔ نبوت مسیلمہ کذاب کے خلاف علم جہاد بلند کیا---

یہاں یہ امر بھی پیش نظر رہے کہ عہد نبوی کے تمام غزوات و سرایا میں صرف دو سو انسٹھ (۲۵۹) صحابہ شہید ہوئے جب کہ عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے لیے مسیلمہ کذاب کے خلاف جنگِ یمامہ میں بارہ سو (۱۲۰۰) صحابہ و تابعین شہید ہوئے، جن میں سات سو (۷۰۰) حفاظ تھے---

قرآن مجید میں اللہ رب العزت نے اپنے حبیب لبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو متعدد خطابات و القاب سے معزز فرمایا، کہیں رؤف رحیم کہہ کر یاد فرمایا، تو کہیں نبی اور رسول کہہ کر

مخاطب فرمایا، کہیں شاهد، مبشر، نذیر، داعی الی اللّٰہ اور سراج منیر کے محبت بھرے خطاب سے سرفراز فرمایا، کہیں یٰس کہا، تو کہیں طٰہ، کہیں مزمل کہا، تو کہیں مدثر، کہیں رحمة للعالمین کے پیارے خطاب سے ممتاز فرما کر آپ کی رحمتِ عامہ تامہ کا تذکرہ فرمایا تو کہیں خاتم النبیین کے وصف سے متصف کر کے آپ کی خصوصی امتیازی شان کو بیان فرمایا:

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِنْ رِجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ---[۲]

''محمد (ﷺ) تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں، لیکن وہ اللہ کے رسول اور آخری نبی ہیں''---

ختم نبوت کا عقیدہ فروعی قضیہ یا فقہی تنازعہ نہیں ہے، امت کا اجماعی مسئلہ ہے، جس پر قرآن کریم کی دسیوں آیات مبارکہ اور بیسیوں احادیث طیبہ شاہد ہیں--- جس طرح توحید الٰہی تمام ادیان کا اجماعی عقیدہ ہے، اسی طرح تمام انبیاء و مرسلین اور تمام ادیانِ سماویہ کا متفقہ اجماعی عقیدہ ہے کہ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ خاتم النبیین ہیں اور سلسلہ نبوت آپ کی ذات والا صفات پر ختم ہو چکا ہے---

پیشِ نظر مقالہ میں احادیث مبارکہ کی روشنی میں ختم نبوت کے موضوع پر گفتگو مقصود ہے، ذخیرۂ حدیث پر نظر کی جائے تو یہ حقیقت عیاں ہوتی ہے کہ عالم ارواح ہو یا عالم دنیا، عالم برزخ ہو یا عالم آخرت، حضرت آدم علیہ السلام کی خلقت ہو یا آپ کی بعثت، معراج کا مقدس سفر ہو یا حجۃ الوداع، غرض اوّل سے آخر تک، آفاق سے افلاک تک، فرش سے لے کر عرش تک، ہر دور میں، ہر زمان اور ہر مکان میں ختم نبوت کی بہاریں اور عظمت مصطفیٰ کی رفعتیں جلوہ گر نظر آتی ہیں---

عالم ارواح اور ختم نبوت

عالم ارواح میں حضور ﷺ کی شانِ ختم نبوت کا تذکرہ تو قرآن کریم میں موجود ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے ارواحِ انبیاء سے عہد و میثاق لیا:

وَ إِذْ أَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ النَّبِيّٖنَ لَمَا آتَيْتُكُمْ مِنْ كِتَابٍ وَّ حِكْمَةٍ ثُمَّ جَاءَكُمْ رَسُوْلٌ مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَ لَتَنْصُرُنَّهٗ قَالَ أَأَقْرَرْتُمْ وَ أَخَذْتُمْ عَلٰى ذٰلِكُمْ إِصْرِيْ قَالُوْا أَقْرَرْنَا قَالَ فَاشْهَدُوْا وَ أَنَا مَعَكُمْ مِنَ الشّٰهِدِيْنَ○---[۳]

''اور (اے محبوب!) یاد کیجیے جب اللہ نے تمام نبیوں سے پختہ عہد لیا، کہ میں تم کو جو کتاب اور حکمت دوں، پھر تشریف لائے تمہارے پاس وہ باعظمت رسول کہ تمہاری کتابوں کی تصدیق فرمائے، تو تم ضرور ضرور اس پر ایمان لانا اور ضرور ضرور اس کی مدد کرنا، فرمایا، کیا تم نے اقرار کیا اور اس پر میرا بھاری عہد قبول کیا؟ سب نے عرض کی، ہم نے اقرار کیا، فرمایا، تو ایک دوسرے پر گواہ ہو جاؤ اور میں خود تمہارے ساتھ گواہوں میں سے ہوں''---

اس آیت کا منشا یہ ہے کہ جس عظیم رسول کی تشریف آوری پر تمام نبیوں سے ایمان لانے اور ان کی مدد و نصرت کا عہد و میثاق لیا گیا، وہ جملہ انبیاء و رسل کے بعد آئے گا، جیسا کہ ''ثم جاء کم '' سے ظاہر ہے---چناں چہ عالم دنیا میں جس نبی کو بھی مبعوث فرمایا، اس سے حضور ﷺ کی نصرت و تائید کا پختہ عہد لیا گیا---

حضرت سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم سے مروی ہے:

لَمْ يَبْعَثِ اللّٰهُ نَبِيًّا مِنْ آدَمَ فَمَنْ بَعْدَهٗ إِلَّا أَخَذَ عَلَيْهِ الْعَهْدَ فِيْ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ : لَئِنْ بُعِثَ، وَ هُوَ حَيٌّ لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ، وَ لَيَنْصُرَنَّهٗ وَ يَأْخُذَنَّ الْعَهْدَ بِذٰلِكَ عَلٰى قَوْمِهٖ---[۴]

''اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم سے لے کر بعد تک جس نبی کو بھی بھیجا، اس سے یہ عہد لیا کہ اگر اس کی زندگی میں محمد مصطفیٰ ﷺ مبعوث ہو گئے تو وہ ضرور بہ ضرور آپ ﷺ پر ایمان لائے گا اور ضرور بہ ضرور آپ ﷺ کی مدد کرے گا اور پھر وہ نبی، اللہ کے حکم سے اپنی قوم سے یہ عہد لیتا رہا''---

یہ حدیث اگرچہ لفظاً موقوف ہے لیکن معنیً مرفوع ہے، کیوں کہ اس میں ذاتی رائے کو دخل نہیں ہے---[۵]

لوحِ محفوظ پر ذکرِ ختم نبوت

① حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ، حضور ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ نے فرمایا:

إِنِّيْ عِنْدَ اللّٰهِ فِيْ أُمِّ الْكِتٰبِ لَخَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ، وَ إِنَّ آدَمَ لَمُنْجَدِلٌ فِيْ طِيْنَتِهٖ---[٦]

''بے شک میں اللہ کے حضور لوح محفوظ میں خاتم النبیین لکھا ہوا تھا اور بے شک (اس وقت) آدم (علیہ السلام) اپنی مٹی میں گندھے ہوئے تھے''---

تخلیقِ عرش اور ختم نبوت

② حضرت میسرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں، ایک دن میں نے حضور ﷺ کی

خدمت میں عرض کی:

یَا رَسُوْلَ اللّٰہ ! مَتٰی کُنْتَ نَبِیًّا؟---

''یا رسول اللہ! آپ کب سے نبی ہیں؟''---

فرمایا:

''جب اللہ تعالیٰ نے زمین کو پیدا فرمایا، پھر متوجہ ہوا تو ٹھیک سات آسمان بنائے اور عرش کو پیدا فرمایا تو:

کَتَبَ عَلٰی سَاقِ الْعَرْشِ : مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ خَاتِمُ الْأَنْبِیَاءِ---[۷]

''ساقِ عرش پر لکھا: محمد (مصطفیٰ ﷺ) اللہ کے رسول اور آخری نبی ہیں''---

تخلیق حضرت آدم اور ختم نبوت

③ عرش الٰہی، جنت اور ارض وسماء کی تخلیق کے بعد اللہ ﷻ نے اپنی کمال قدرت سے ابوالبشر سیدنا آدم علیہ السلام کو وجود عطا فرمایا، تو اس مرحلہ پر ہی سببِ تخلیق کائنات احمد مجتبیٰ، محمد مصطفیٰ ﷺ کی ختم نبوت کا اعلان و اظہار ضروری سمجھا---

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

بَیْنَ کَتِفَیْ آدَمَ مَکْتُوْبٌ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ---[۸]

''آدم علیہ السلام کے دونوں کندھوں کے درمیان قلم قدرت سے محمد رسول اللہ خاتم النبیین تحریر تھا''---

اس دھرتی پر آنے والے سب سے پہلے انسان اور سب سے پہلے نبی حضرت آدم علیہ السلام آئے تو حضور ﷺ کی ختم نبوت کا اشتہار بن کر آئے اور جب

سرورِ انبیاء محمد مصطفیٰ ﷺ ختم نبوت کا تاج پہنے اس کائنات پر جلوہ گر ہوئے تو ان کے کندھوں کے درمیان ختم نبوت کی مہر ثبت تھی کہ اب آخری نبی آ گیا، قصر نبوت پایۂ تکمیل کو پہنچا اور اب تا قیام قیامت کسی نبی کے آنے کی گنجائش باقی نہیں رہی---

جیسا کہ حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم فرماتے ہیں:

④ بَیْنَ کَتِفَیْہِ خَاتَمُ النُّبُوَّۃِ، وَھُوَ خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ---[۹]

''رسول اللہ ﷺ کے دو کندھوں کے درمیان مہر نبوت تھی، کیوں کہ آپ ''خاتم النبیین'' ہیں''---

⑤ حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں، جب حضرت آدم علیہ السلام سے (اجتہادی) خطا ہوگئی تو انہوں نے عرض کی:

یَا رَبِّ اَسْئَلُكَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ لِمَا غَفَرْتَ لِیْ---

''اے میرے رب! میں تجھ سے بحق محمد مصطفیٰ (ﷺ) سوال کرتا ہوں کہ تو مجھے بخش دے''---

اللہ جل جلالہ نے فرمایا، اے آدم! تو نے محمد (ﷺ) کو کیسے پہچانا؟ حالاں کہ ابھی میں نے انہیں پیدا نہیں کیا۔ حضرت سیدنا آدم علیہ السلام نے جواباً عرض کی:

یَا رَبِّ لَمَّا خَلَقْتَنِیْ بِیَدِكَ وَنَفَخْتَ فِیَّ مِنْ رُوْحِكَ رَفَعْتُ رَأْسِیْ فَرَأَیْتُ عَلٰی قَوَائِمِ الْعَرْشِ مَکْتُوْبًا لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ فَعَلِمْتُ اَنَّكَ لَمْ تُضِفْ اِلٰی اسْمِكَ اِلَّا اَحَبَّ الْخَلْقِ اِلَیْكَ---

''اے میرے رب! جب تو نے مجھے اپنے دست قدرت سے پیدا کر کے مجھ میں اپنی پسندیدہ روح پھونکی تو میں نے سر اٹھا کر دیکھا تو عرش کے پایوں پر لا الٰہ الّا اللہ محمدٌ رسول اللہ لکھا ہوا تھا، میں نے یقین کرلیا

کہ جس نام کو تو نے اپنے نام کے ساتھ رکھا ہے، وہ تجھے تمام مخلوقات میں سب سے زیادہ محبوب ہے (اسی لیے میں نے آپ کے وسیلہ سے دعا کی ہے)''---

اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے فرمایا:

صَدَقْتَ یَا آدَمُ اِنَّہ لَاَحَبُّ الْخَلْقِ اِلَیَّ وَ اِذْ سَئَلْتَنِیْ بِحَقِّہٖ فَقَدْ غَفَرْتُ لَکَ وَلَوْ لَا مُحَمَّدٌ مَا خَلَقْتُکَ---[۱۰]

''اے آدم! تو نے سچ کہا، محمد مصطفیٰ واقعی مجھے ساری مخلوقات میں سب سے زیادہ محبوب ہیں، چوں کہ تو نے ان کے وسیلہ سے دعا کی ہے، لہٰذا میں نے تیری مغفرت فرما دی ہے''---

امام طبرانی نے اس حدیث کے آخر میں یہ کلمات بھی روایت کیے ہیں:

یَا آدَمُ، اِنَّـہٗ آخِرُ النَّبِیِّیْنَ مِنْ ذُرِّیَّتِکَ، وَ اِنَّ اُمَّتَـہٗ آخِرُ الْاُمَمِ مِنْ ذُرِّیَّتِکَ---[۱۱]

''اے آدم! وہ تیری اولاد میں سب سے آخری نبی ہیں اور ان کی امت آخری امت ہے''---

⑥ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

جب آدم علیہ السلام (جنت سے) ہندوستان میں اتارے گئے تو بوجہ تنہائی ان کو وحشت ہوئی، جبریل امین علیہ السلام نے آپ کے پاس آکر اذان کہی اللہ اکبر اللہ اکبر دومرتبہ، اشھد ان لا الٰہ الا اللّٰہ دومرتبہ، اشھد ان محمداً رسولُ اللّٰہ دومرتبہ (نام محمد سنا)، تو آدم علیہ السلام نے پوچھا، محمد کون ہیں؟---جبریل امین علیہ السلام نے بتایا:

ھو آخر ولدك من الانبیاء---[۱۲]

''وہ جماعت انبیاء میں آپ کے سب سے آخری صاحبزادے ہیں''---

عالم برزخ اور ختم نبوت

مرنے کے بعد سے لے کر قبروں سے اٹھنے (بَعث) تک--- دنیا اور آخرت کے درمیان ایک اور عالم ہے، جسے برزخ کہتے ہیں--- عالم ارواح اور عالم دنیا کی طرح عالم برزخ میں بھی سرکار ابد قرار ﷺ کی شانِ ختم نبوت کا اظہار ہوگا---

⑦ حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ سے مروی ایک طویل حدیث میں ہے کہ جب منکر نکیر فرشتے قبر میں مدفون شخص سے سوال کریں گے کہ تیرا رب کون ہے؟ اور تیرا دین کیا ہے؟ اور تیرا نبی کون ہے؟ تو وہ کہے گا:

رَبِّیَ اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَـہٗ ، وَ الْإِسْلَامُ دِیْنِیْ ، وَ مُحَمَّدٌ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہ وسَلَّم) نَبِیِّیْ و ھو خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ : فَیَقُوْلَانِ لَـہٗ صَدَقْتَ---[۱۳]

''میرا پروردگار اللہ وحدہ لاشریک ہے، اسلام میرا دین اور محمد مصطفیٰ میرے نبی ہیں اور وہ خاتم النبیین ہیں، یہ سن کر فرشتے کہیں گے، تم نے سچ کہا''---

⑧ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ صحابی رسول حضرت زید بن خارجہ انصاری رضی اللہ عنہ جو انصار کے سرداروں میں سے تھے، ایک دن ظہر اور عصر کے درمیان مدینہ منورہ کی کسی گلی میں سے گزر رہے تھے، اچانک ان پر دورہ پڑا اور نیچے گر کر وفات پا گئے--- انھیں اٹھا کر ان کے گھر پہنچایا گیا، اوپر چادریں ڈال دی گئیں، مغرب کے بعد گھر میں انصار کی کچھ عورتیں اکٹھی ہو گئیں اور ان کی ناگہانی موت پر چیخ و پکار کرنے لگیں:

إِذْ سَمِعُوْا صَوْتًا مِنْ تَحْتِ الْكِسَاءِ، يَقُوْلُ : أَنْصِتُوْا أَيُّهَا النَّاسُ مَرَّتَيْنِ---

''اچانک چادر کے نیچے سے (حضرت زید کی) آواز آنے لگی، خاموش ہو جاؤ، خاموش ہو جاؤ''---

حاضرین نے ان کے چہرے اور سینے سے چادر ہٹائی تو دیکھا کہ حضرت زید رضی اللہ عنہ فرما رہے تھے:

مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّبِيُّ الْأُمِّيُّ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ---[۱۴]

عالم آخرت اور ختم نبوت

⑨ عالم دنیا اور عالم برزخ کی طرح عالم آخرت میں بھی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عظمت و رفعت اور آپ کی شانِ ختم نبوت کا اعلان و اظہار ہو گا--- امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے شفاعت کبریٰ کے حوالے سے ایک طویل حدیث روایت کی ہے، جس کا خلاصہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن تمام اوّلین و آخرین کو ایک میدان میں جمع فرمائے گا، سورج قریب ہو گا، لوگ بے حد پریشان ہوں گے، بالآخر وہ باہمی مشاورت سے اللہ کے کسی ایسے مقبول بندے کی تلاش میں نکلیں گے جو ان کی شفاعت کر سکے---پس وہ آدم علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور ان کی تعریف کرتے ہوئے شفاعت کی درخواست کریں گے، آدم علیہ السلام کہیں گے، بے شک آج اللہ تعالیٰ بہت زیادہ غضب میں ہے (پھر

اپنی ایک اجتہادی خطا کر ذکر کرتے ہوئے کہیں گے) آج مجھے اپنی فکر ہے، آج مجھے اپنی فکر ہے، تم میرے علاوہ کسی اور کے پاس جاؤ--- پھر لوگ یکے بعد دیگرے نوح علیہ السلام، ابراہیم علیہ السلام، موسیٰ علیہ السلام کے پاس جا کر شفاعت کے لیے عرض گزار ہوں گے، وہ نفسی نفسی کہتے ہوئے (باری باری) معذرت کریں گے اور کسی اور کے پاس جانے کا مشورہ دیں گے---لوگ عیسیٰ علیہ السلام کے پاس آ کر عرض گزار ہوں گے، آپ بھی معذرت کرتے ہوئے کہیں گے، آج اللہ تعالیٰ بڑا ناراض ہے، (مجھے تو اس کام کی ہمت نہیں) تم محمد (مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی بارگاہ میں درخواست پیش کرو---چناں چہ (اوّلین و آخرین تمام) لوگ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوں گے:

يَا مُحَمَّدُ أَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَ خَاتِمُ الْاَنْبِيَاءِ---

''یا رسول اللہ! آپ اللہ جل جلالہ کے رسول اور آخری نبی ہیں، خدارا ہماری شفاعت فرمایئے، آپ ملاحظہ نہیں فرما رہے کہ ہم کس مصیبت میں گرفتار ہیں''---

چناں چہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عرش کے نیچے سجدہ ریز ہو جائیں گے اور اللہ تعالیٰ کی ایسی حمد کریں گے جو پہلے کسی نے نہیں کی ہوگی---فرمایا جائے گا:

اِرْفَعْ رَأْسَكَ، سَلْ تُعْطَ، وَ اشْفَعْ تُشَفَّعْ---[۱۵]

اے محمد! اپنا سر اٹھایئے، سوال کیجیے، آپ کو عطا کیا جائے گا، شفاعت کیجیے، آپ کی شفاعت قبول کی جائے گی''---

⑩ امام احمد بن حنبل علیہ الرحمۃ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے طویل حدیث شفاعت روایت کی ہے، اس کے آخر میں ہے:

''(لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جائیں گے) حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے، میں شفاعت کا اہل نہیں ہوں، میری اللہ کے سوا پرستش کی گئی ہے، آج مجھے صرف اپنی فکر ہے:

وَلٰكِنْ أَرَأَيْتُمْ لَوْ كَانَ مَتَاعٌ فِي وِعَاءٍ مَخْتُومٍ عَلَيْهِ أَكَانَ يُقْدَرُ عَلٰى مَا فِي جَوْفِهٖ حَتّٰى يُفَضَّ الْخَاتَمُ قَالَ فَيَقُولُونَ لَا قَالَ فَيَقُولُ إِنَّ مُحَمَّداً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ وَقَدْ حَضَرَ الْيَوْمَ---[١٦]

''یہ بتاؤ کہ اگر کسی سیل بند برتن میں کوئی چیز ہو تو کیا کوئی شخص سیل توڑے بغیر اس کو کھول سکتا ہے؟ لوگ عرض کریں گے، نہیں، حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے، پس (سیدنا) محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) خاتم النبیین ہیں اور وہ یہاں موجود ہیں''---

لوگ بارگاہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں حاضر ہو کر عرض شفاعت کریں گے تو آپ انا لھا کہتے ہوئے مژدۂ شفاعت سنائیں گے---حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ حدیث بیان کرتے ہوئے فرمایا:

فَنَحْنُ الْاٰخِرُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ نَحْنُ آخِرُ الْاُمَمِ وَأَوَّلُ مَنْ يُحَاسَبُ---[١٧]

''پس ہم آخر ہیں ہم اوّل ہیں، یعنی تمام امتوں کے بعد دنیا میں آنے والی آخری امت اور حساب سے فراغت کے لحاظ سے سابق ہوں گے''---

کتب سماوی اور ختم نبوت

(۱۱) انبیاء کرام علیہم السلام دنیا میں مشیتِ الٰہیہ کے مطابق تشریف فرما ہوتے رہے، سب کو

آپ کی ختم نبوت سے آگاہ کیا جاتا رہا---ابن سعد، عامر شعبی سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت سیدنا ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام پر اترنے والے صحیفوں میں ارشاد ہوا:

اِنَّـهٗ كَائِنٌ مِن ولدِكَ شُعُوْبٌ وَ شُعُوبٌ حَتّٰی يَاتِيَ النَّبِيُّ الاُمِّيُّ الَّذِيْ يَكُوْنُ خَاتِمُ الْاَنْبِيَاء---[۱۸]

''بے شک تیری اولاد قبائل در قبائل ہوگی، یہاں تک کہ نبی امی خاتم الانبیاء جلوہ گر ہوں گے''---

⑫ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

اِنَّ مُوْسٰى لَـمَّا نَزَلَتْ عَلَـيْهِ التَّوْرَاةُ، وَ قَرَأَهَا فَوَجَدَ فِيهَا ذِكْرَ هٰذِهِ الْاُمَّةِ فَقَالَ: يَا رَبِّيْ، اِنِّيْ أَجِدُ فِي الْاَلْوَاحِ أُمَّةً هُمُ الْآخِرُوْنَ السَّابِقُوْنَ، فَاجْعَلْهَا أُمَّتِيْ قَالَ: تِلْكَ أُمَّةُ أَحْمَدَ---[۱۹]

''جب حضرت سیدنا موسیٰ علیہ السلام پر توریت اتری، اسے پڑھا تو اس میں اس امت کا ذکر پایا، عرض کی، اے میرے رب! میں نے تورات کی الواح میں ایک امت کا ذکر پڑھا ہے جو زمانے میں سب سے پچھلی اور آخری، جب کہ مرتبے میں سب پر مقدم ہوگی، اس کو میری امت بنا دے، فرمایا: یہ امت احمد مجتبیٰ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی امت ہے''---

⑬ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں:

كَانَ يُسَمّٰى فِي الْكُتُبِ الْقَدِيْمَةِ اَحْمَد وَ مُحَمَّد و الماحی والمقفی وَ نَبِيُّ الْمَلَاحِمِ و حمطايا و فارقليطا و مَاذمَاذ---[۲۰]

''اگلی کتابوں میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے یہ نام تھے:

احمد، محمد، ماحی (کفر وشرک مٹانے والے)، مقفی (سب نبیوں کے بعد

تشریف لانے والے)، نبی الملاحم (جہاد کرنے والے پیغمبر)، حمطایا (حرم الٰہی کے حمایتی)، فارقلیطا (حق کو باطل سے جدا کرنے والے)، ماذ ماذ (ستھرے، پاکیزہ)''---

سبب تخلیق کائنات

دنیا میں تشریف لانے والا ہر نبی آپ کی شان ختم نبوت سے آگاہ اور آپ کی عظمتوں کا اعلان کرتے ہوئے دنیا میں مبعوث ہوا--- ایسا کیوں نہ ہوتا جب کہ تخلیق کائنات کا سببِ حقیقی حضور ﷺ کی ذات والاصفات ہے---جیسا کہ:

(۱۴) حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، حضرت جبریل امین علیہ السلام نے حضور ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوکر عرض کی کہ آپ کا رب فرماتا ہے:

''اگر میں نے ابراہیم (علیہ السلام) کو خلیل بنایا ہے تو تجھے پہلے ہی سے حبیب بنایا، اگر موسیٰ (علیہ السلام) سے زمین پر کلام فرمایا ہے تو آپ کو عالم بالا میں شرف کلام سے مشرف کیا، اگر عیسیٰ (علیہ السلام) کو روح القدس بنایا تو تخلیق کائنات سے دو ہزار سال قبل آپ کے نام کی تخلیق فرمائی--- عالم بالا میں جہاں آپ نے قدم رنجہ فرمایا، کسی اور کو یہ اعزاز نہ ملا نہ ملے گا---

إن كُنتُ اصطَفَيتُ آدمَ عليه السلام فَبِكَ ختمتُ الأنبياء و لقد خلقتُ مائَة ألفِ نَبيٍ و أربعة و عشرين ألف نَبي ما خلقتُ خلقاً أكرمَ عليَّ مِنكَ---

''اگر آدم (علیہ السلام) کو میں نے چن لیا ہے تو اے حبیب! میں نے آپ کو

خاتم الانبیاء بنایا ہے--- میں نے ایک لاکھ چوبیس ہزار نبی پیدا کیے، میں نے کوئی مخلوق ایسی نہیں پیدا کی جو مجھے آپ سے زیادہ عزیز ہو--- اور اے حبیب! میری بارگاہ میں آپ سے زیادہ کسی اور کو عزت کیسے مل سکتی ہے جب کہ میں نے آپ کو حوض کوثر دیا، منصبِ شفاعت پر فائز کیا، آپ کو چاند ایسا حسین چہرہ دیا، حج، عمرہ، قرآن اور رمضان کی فضیلتیں دیں--- اے حبیب! سب کچھ تیرے لیے ہے، روزِ قیامت عرش آپ پر سایہ کرے گا اور حمد کا تاج آپ کے فرقِ ناز پر سجایا جائے گا"---

وَلَقَدْ قَرَنْتُ إِسْمَكَ بِإِسْمِي، فَلَا أُذْكَرُ فِي مَوْضِعٍ حَتّٰى تُذْكَرَ مَعِيَ وَلَقَدْ خَلَقْتُ الدُّنْيَا وَأَهْلَهَا لِأُعْرِفَهُمْ كَرَامَتَكَ عَلَيَّ وَمَنْزِلَتَكَ عِنْدِيْ وَلَوْلَاكَ يَا مُحَمَّدُ مَا خَلَقْتُ الدُّنْيَا---[۲۱]

"آپ کے نام کو میں نے اپنے نام کے ساتھ یوں ملا دیا کہ جہاں میرا ذکر ہوگا، آپ کا بھی ذکر ہوگا--- یقیناً میں نے دنیا و مافیہا کو اس لیے پیدا کیا تا کہ ان کو میرے ہاں آپ کی قدر و منزلت کا پتا چلے--- اے محمد! اگر آپ نہ ہوتے تو میں دنیا (آسمان و زمین اور جو کچھ ان میں [۲۲] ہے) ہرگز پیدا نہ کرتا"---

شبِ معراج اور تذکرۂ ختم نبوت

⑮ شب معراج تمام انبیاء کرام علیہم السلام نے مسجد اقصیٰ میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اقتدا میں نماز ادا کر کے روز میثاق میں کیے گئے عہد کی عملی تائید و توثیق کی--- اس موقع پر

جبریل امین علیہ السلام نے آپ کا تعارف کراتے ہوئے کہا:

هٰذَا مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ---[۲۳]

''یہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خاتم النبیین ہیں''---

اسی حدیث شریف میں ہے کہ:

مسجد اقصیٰ میں نماز کے بعد انبیاء کرام علیہم السلام اللہ تعالیٰ کی حمد بجالائے، حضرت ابراہیم، حضرت موسیٰ، حضرت داؤد، حضرت سلیمان اور حضرت عیسیٰ علیٰ نبینا وعلیہم السلام نے خطابات میں اپنے فضائل و خصائل بیان کیے، آخر میں محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خطبہ (صدارت) ارشاد فرمایا:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَرْسَلَنِیْ رَحْمَةً لِّلْعَالَمِیْنَ وَ كَافَّةً لِّلنَّاسِ بَشِیْرًا وَّ نَذِیْرًا وَ اَنْزَلَ عَلَیَّ الْفُرْقَانَ فِیْهِ بَیَانٌ لِكُلِّ شَیْءٍ وَ جَعَلَ اُمَّتِیْ خَیْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ وَ جَعَلَ اُمَّتِیْ اُمَّةً وَسَطًا وَ جَعَلَ اُمَّتِیْ هُمُ الْاَوَّلُوْنَ وَ هُمُ الْآخِرُوْنَ، وَ شَرَحَ لِیْ صَدْرِیْ، وَ جَعَلَنِیْ فَاتِحًا وَ خَاتِمًا---[۲۴]

''تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں، جس نے مجھے تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا اور تمام لوگوں کے لیے ثواب کی بشارت دینے والا اور عذاب سے ڈرانے والا بنا کر بھیجا اور مجھ پر قرآن نازل کیا، جس میں ہر چیز کا روشن بیان ہے اور میری امت کو تمام امتوں میں بہتر اور کامل بنایا، جو لوگوں کے نفع کے لیے بنائی گئی ہے اور میری امت کو معتدل امت بنایا اور میری امت کو (قیامت میں) اوّل اور (دنیا میں) آخر بنایا اور میرے سینہ کو کھول دیا اور مجھے فاتحِ دیوانِ نبوت اور خاتمِ دفترِ رسالت بنایا''---

اس حدیث کے آخر میں ہے کہ شب معراج اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فرمایا:

قَدِ اتَّخَذْتُكَ خَلِيْلًا فَهُوَ مَكْتُوْبٌ فِي التَّوْرَاةِ مُحَمَّدٌ حَبِيْبُ الرَّحْمٰنِ وَ أَرْسَلْتُكَ إِلَى النَّاسِ كَافَّةً، وَ جَعَلْتُ أُمَّتَكَ هُمُ الْاَوَّلُوْنَ، وَ هُمُ الْآخِرُوْنَ، وَ جَعَلْتُ أُمَّتَكَ لَا تَجُوْزُ لَهُمْ خُطْبَةٌ حَتّٰى يَشْهَدُوْا أَنَّكَ عَبْدِيْ، وَ رَسُوْلِيْ، وَ جَعَلْتُكَ أَوَّلَ النَّبِيِّيْنَ خَلْقًا، وَ آخِرَهُمْ بَعْثًا (الٰی قولِه) وَ جَعَلْتُكَ فَاتِحًا، وَ خَاتِمًا---[۲۵]

''میں نے آپ کو خلیل بنایا اور تورات میں لکھا ہوا ہے کہ محمد، رحمٰن کے حبیب ہیں اور میں نے آپ کو تمام لوگوں کے لیے رسول بنایا اور آپ کی امت کو اوّل اور آخر بنایا اور جب تک آپ کی امت یہ گواہی نہ دے کہ آپ میرے بندے اور میرے رسول ہیں، ان کا خطبہ جائز نہیں ہوگا اور میں نے آپ کو پیدائش میں تمام نبیوں سے پہلے بنایا اور دنیا میں سب سے آخر میں بھیجا اور آپ کو نبوت کا افتتاح کرنے والا اور نبوت کو ختم کرنے والا بنایا''---

⑯ خطیب بغدادی اور حافظ ابن عساکر حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

''لیلۃ الاسراء (شب معراج) میرے رب نے مجھے اپنے قریب کیا، حتیٰ کہ میرے اور اس کے درمیان دو کمانوں کے سروں کا فاصلہ رہ گیا یا اس سے بھی زیادہ نزدیک، بلکہ اس سے بھی زیادہ نزدیک، اللہ عزوجل نے فرمایا:

يَا حَبِيْبِيْ يَا مُحَمَّدُ قُلْتُ: لَبَّيْكَ يَا رَبِّ، قَالَ: هَلْ غَمَّكَ أَنْ جَعَلْتُكَ آخِرَ النَّبِيِّيْنَ؟ قُلْتُ: يَا رَبِّ لَا، قال حبيبي! هَلْ غَمَّ أمتك أن جعلتهم آخِرَ الأمَمِ قلتُ يا ربِّ لا، قَالَ: أَبْلِغْ أُمَّتَكَ عَنِّي السَّلَامَ، وَ أَخْبِرْهُمْ أَنِّيْ جَعَلْتُهم آخِرَ الْأُمَمِ لأفضح الْأُمَمَ عِنْدَهُمْ وَ لَا أُفْضَحهم عِنْدَ الْأُمَمِ ---[۲۶]

"اے میرے حبیب، اے محمد! میں نے عرض کی اے میرے رب میں حاضر ہوں، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: کیا آپ کو اس کا غم ہے کہ آپ کو سب نبیوں کا آخر بنایا ہے؟ میں نے کہا، اے میرے رب! نہیں، فرمایا: اے میرے حبیب! کیا آپ کی امت کو اس کا غم ہے کہ اسے آخری امت بنایا؟ میں نے کہا، اے میرے رب! نہیں، فرمایا: آپ اپنی امت کو میرا اسلام پہنچا دیں اور ان کو خبر دیں کہ میں نے ان کو آخری امت بنایا ہے، تاکہ میں دوسری امتوں کو ان کے سامنے شرمندہ کروں اور ان کو کسی امت کے سامنے شرمندہ نہ کروں" ---

احادیث ختم نبوت حکماً متواتر ہیں

حضرات گرامی قدر! عالم ارواح، عالم اجسام، عالم دنیا، عالم برزخ، عالم آخرت، کتب سماویہ اور شب معراج ہر ہر مقام پر ختم نبوت کی اہمیت کا گزشتہ احادیث مبارکہ سے بخوبی اندازہ ہو گیا ہو گا --- اب ملاحظہ کریں کہ سرور کل، ختم الرسل ﷺ نے بزم کائنات میں جلوہ گری کے بعد خود اپنی شان ختم نبوت کو کس طرح واضح کیا، اس سلسلے میں مستند امہات کتب حدیث سے ایسی احادیث صحیحہ ذکر کی جاتی ہیں، جن میں تصریح ہے کہ حضور ﷺ کے بعد اب کوئی رسول یا نبی مبعوث نہیں ہو گا اور آپ آخری نبی ہیں---

واضح رہے کہ احادیث ختم نبوت کثرت طرق کی بنا پر حکماً متواتر ہیں، جیسا کہ محدث کبیر حافظ ابن کثیر نے صراحت کی ہے:

وَبِذٰلِكَ وَرَدَتِ الْاَحَادِيْثُ الْمُتَوَاتِرَةُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ مِنْ حَدِيْثِ جَمَاعَةٍ مِنَ الصَّحَابَةِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ ---[۲۷]

''ختم نبوت پر رسول اللہ ﷺ سے احادیث متواترہ وارد ہوئی ہیں، جنھیں صحابہ کرام کی ایک بڑی جماعت نے بیان فرمایا ہے''---

حافظ ابن کثیر مزید فرماتے ہیں:

وَقَدْ أَخْبَرَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى فِي كِتَابِهٖ وَرَسُوْلُهٗ صلى الله عليه وسلم فِي السُّنَّةِ الْمُتَوَاتِرَةِ عَنْهُ أَنَّهٗ لَا نَبِيَّ بَعْدَهٗ لِيَعْلَمُوْا أَنَّ كُلَّ مَنْ اِدَّعٰى هٰذَا الْمَقَامَ بَعْدَهٗ فَهُوَ كَذَّابٌ أَفَّاكٌ دَجَّالٌ ضَالٌّ مُضِلٌّ ---[۲۸]

''اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں اور اس کے رسول ﷺ نے احادیث متواترہ میں ختم نبوت کا اعلان فرمایا ہے، تاکہ معلوم ہو جائے کہ جو شخص اب منصب نبوت کا دعوے دار ہوگا، وہ پرلے درجے کا جھوٹا، افتراء پرداز، دجال اور انتہائی گمراہ اور گمراہی پھیلانے والا ہوگا''---

ذیل میں مزید چند احادیث ختم نبوت پیش کی جاتی ہیں:

قصر نبوت کی آخری اینٹ

۱۷ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

إِنَّ مَثَلِيْ وَمَثَلُ الْأَنْبِيَاءِ مِنْ قَبْلِيْ كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنٰى بَيْتًا فَأَحْسَنَهٗ وَأَجْمَلَهٗ إِلَّا مَوْضِعَ لَبِنَةٍ مِنْ زَاوِيَةٍ، فَجَعَلَ النَّاسُ يَطُوْفُوْنَ بِهٖ، وَيَعْجَبُوْنَ لَهٗ، وَيَقُوْلُوْنَ: هَلَّا وُضِعَتْ هٰذِهِ اللَّبِنَةُ فَأَنَا اللَّبِنَةُ، وَأَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ ---[۲۹]

''میری مثال اور مجھ سے پہلے انبیاء کی مثال اس شخص کی طرح ہے، جس نے بہت حسین وجمیل ایک محل بنایا مگر اس کے کونے میں ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی، لوگ اس گھر کے گرد گھومنے لگے اور تعجب سے یہ کہنے لگے، یہ ایک اینٹ بھی کیوں نہ لگا دی گئی؟--- آپ ﷺ نے فرمایا، میں (قصر نبوت کی) وہ (آخری) اینٹ ہوں اور میں خاتم النبیین ہوں''---

نگاہِ نبوت

⑱ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

إِنَّ اللّٰهَ زَوَى لِيَ الْأَرْضَ فَرَأَيْتُ مَشَارِقَهَا وَ مَغَارِبَهَا [۳۰] (إِلٰى قَوْلِهِ) سَيَكُوْنُ فِيْ أُمَّتِيْ كَذَّابُوْنَ ثَلَاثُوْنَ كُلُّهُمْ يَزْعَمُ أَنَّهٗ نَبِيٌّ وَأَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ---[۳۱]

''بے شک اللہ تعالیٰ نے میرے لیے تمام روئے زمین کو لپیٹ دیا اور میں نے اس کے مشارق اور مغارب کو دیکھ لیا .... عنقریب میری امت میں تیس کذاب ہوں گے، ان میں سے ہر ایک کا زعم ہوگا کہ وہ نبی ہے، حالاں کہ میں خاتم النبیین ہوں اور میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے''---

فضائل وخصائص مصطفیٰ ﷺ

⑲ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

فُضِّلْتُ عَلَى الْأَنْبِيَاءِ بِسِتٍّ: أُعْطِيتُ جَوَامِعَ الْكَلِمِ، وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ، وَأُحِلَّتْ لِيَ الْمَغَانِمُ، وَجُعِلَتْ لِيَ الْأَرْضُ طَهُورًا وَمَسْجِدًا، وَأُرْسِلْتُ إِلَى الْخَلْقِ كَافَّةً، وَخُتِمَ بِيَ النَّبِيُّونَ---[۳۲]

''مجھے چھ وجوہ سے تمام نبیوں پر فضیلت دی گئی ہے:

① ...... مجھے جامع کلمات عطا کیے گئے، ② ...... مخالفوں کے دلوں میں میرا رعب طاری کر کے میری مدد کی گئی ہے، ③ ...... میرے لیے مالِ غنیمت کو حلال کر دیا گیا ہے، ④ ...... تمام روئے زمین کو میرے لیے طہارت اور نماز کی جگہ بنا دیا گیا ہے، ⑤ ...... مجھے تمام مخلوق کی طرف (نبی بنا کر) بھیجا گیا ہے ⑥ ...... اور مجھ پر نبوت ختم کر دی گئی''---

خاتم النبیین

⑳ حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

إِنِّي عَبْدُ اللّٰهِ وَخَاتَمُ النَّبِيِّينَ---[۳۳]

''میں اللہ تعالیٰ کا خاص بندہ اور نبوت کو ختم کرنے والا ہوں''---

لَا نَبِيَّ بَعْدِي

㉑ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا:

أَنْتَ مِنِّيْ بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُوْسٰى، إِلَّا أَنَّهٗ لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ---[۳۴]

''تم میرے لیے ایسے ہو، جیسے حضرت موسیٰ کے لیے ہارون (علیہما السلام) تھے، مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا''---

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے حدیث متواتر قرار دیا ہے---[۳۵]

۲۲ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

إِنَّ الرِّسَالَةَ وَ النُّبُوَّةَ قَدْ انْقَطَعَتْ فَلَا رَسُوْلَ بَعْدِيْ وَ لَا نَبِيَّ---[۳۶]

''بے شک رسالت اور نبوت منقطع ہو چکی ہے، پس میرے بعد کوئی نبی ہوگا، نہ کوئی رسول ہوگا''---

۲۳ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

كَانَتْ بَنُوْ إِسْرَائِيْلَ تَسُوْسُهُمُ الْأَنْبِيَاءُ كُلَّمَا هَلَكَ نَبِيٌّ خَلَفَهٗ نَبِيٌّ وَ إِنَّهٗ لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ وَ سَيَكُوْنُ خُلَفَاءُ فَيَكْثُرُوْنَ---[۳۷]

''بنی اسرائیل کا ملکی انتظام ان کے انبیاء کرتے تھے، جب بھی کوئی نبی دنیا سے تشریف لے جاتا تو اس کا قائم مقام دوسرا نبی ہو جاتا اور بے شک میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا اور میرے بعد بہ کثرت خلفاء ہوں گے''---

۲۴ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا كَالْمُوَدِّعِ فَقَالَ أَنَا مُحَمَّدٌ النَّبِيُّ الْأُمِّيُّ قَالَهٗ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَ لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ---[۳۸]

''ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے، گویا ہمیں رخصت فرما رہے ہوں، پھر تین بار فرمایا: میں نبی امی ہوں اور میرے بعد

کوئی نبی نہیں ہوگا''---

خطبہ حجۃ الوداع اور ختم نبوت

(۲۵) حضرت ابوامامہ باہلی اور حضرت ابوقتیلہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خطبہ حجۃ الوداع میں فرمایا:

أَيُّهَا النَّاسُ، إِنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي، وَلَا أُمَّةَ بَعْدَكُمْ أَلَا فَاعْبُدُوا رَبَّكُمْ، وَصَلُّوا خَمْسَكُمْ، وَصُومُوا شَهْرَكُمْ، وَأَدُّوا زَكَاةَ أَمْوَالِكُمْ طَيِّبَةً بِهَا أَنْفُسَكُمْ، وَأَطِيعُوا وُلَاةَ أَمْرِكُمْ، تَدْخُلُوا جَنَّةَ رَبِّكُمْ---[۳۹]

''لوگو! یقیناً میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے اور تمہارے بعد کوئی امت نہیں ہے، سو اچھی طرح سن لو، تم اپنے رب کی عبادت کرو اور پنج گانہ نماز ادا کرو، ماہ رمضان کے روزے رکھو، اپنے مالوں میں سے خوشی خوشی زکوٰۃ دیتے رہو، اپنے حکام کی اطاعت کرو اور اپنے رب کی جنت میں داخل ہو جاؤ''---

سب رسولوں کا آقا ہمارا نبی

(۲۶) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

أَنَا قَائِدُ الْمُرْسَلِينَ وَلَا فَخْرَ، وَأَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ وَلَا فَخْرَ، وَأَنَا أَوَّلُ شَافِعٍ وَمُشَفَّعٍ وَلَا فَخر---[۴۰]

''میں تمام رسولوں کا قائد ہوں اور فخر نہیں اور میں خاتم النبیین ہوں اور

فخر نہیں اور میں سب سے پہلے شفاعت کرنے والا اور سب سے پہلا شفاعت قبول کیا گیا ہوں اور یہ بات میں بر بنائے فخر ارشاد نہیں کرتا‘‘---

اوّل و آخر

(٢٧) حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

كُنْتُ أَوَّلَ النَّاسِ فِي الخَلْقِ وَ آخِرَهُمْ فِي الْبَعْثِ---[۴۱]

’’میں پیدائش میں سب سے پہلا ہوں اور بعثت میں سب سے آخر ہوں‘‘---

(٢٨) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ نے فرمایا:

نَحْنُ الآخِرُوْنَ السَّابِقُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ---[۴۲]

’’ہم آخر ہیں اور قیامت کے دن سابق ہوں گے‘‘---

صحیح مسلم شریف کی ایک اور روایت میں حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی کلمات حدیث یوں ہیں:

نَحْنُ الآخِرُونَ مِنْ أَهْلِ الدُّنْيَا، وَ الْأَوَّلُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ---[۴۳]

’’ہم دنیا میں سب کے بعد اور آخرت میں سب پر سابق ہوں گے‘‘---

(٢٩) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

أَوَّلُ الرُّسلِ آدَمُ و آخِرُهُمْ محمَّدٌ---[۴۴]

’’پہلے رسول آدم ہیں اور آخری رسول محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہیں‘‘---

ختم نبوت اور بعد از وصال بصیغۂ خطاب ندا

(۳۰) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ان کے وصال کے بعد بایں کلمات ندا کی:

بِأَبِي أَنْتَ، وَ أُمِّي يَا رَسُولَ اللّٰهِ! لَقَدْ بَلَغَ مِنْ فَضِيْلَتِكَ عِنْدَ اللّٰهِ أَنْ بَعَثَكَ آخِرَ الْأَنْبِيَاءِ، وَ ذَكَرَكَ فِي أَوَّلِهِمْ، فَقَالَ: وَ إِذْ أَخَذْنَا مِنَ النَّبِيِّيْنَ مِيثَاقَهُمْ وَ مِنْكَ وَ مِنْ نُوحٍ .... الآیۃ (الاحزاب: ۷) --- [۴۵]

''یارسول اللہ، میرے ماں باپ آپ پر قربان! اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں آپ کی فضیلت اس حد کو پہنچی کہ حضور کو تمام انبیاء کے بعد بھیجا مگر ذکر سب سے پہلے کیا، چناں چہ ارشاد فرمایا:

اور (اے محبوب!) یاد کیجیے، جب ہم نے پیغمبروں سے ان کا عہد لیا اور آپ سے اور نوح اور ابراہیم اور موسیٰ و عیسیٰ (بن مریم) سے'' ---

ختم نبوت اور گوہ کی گواہی

(۳۱) حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صحابہ کرام کے مجمع میں تشریف فرما تھے، ایک بادیہ نشین قبیلہ بنی سلیم کا آیا، وہ گوہ شکار کر کے لایا تھا، اسے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے ڈال دیا اور بولا، قسم ہے لات و عزیٰ کی، آپ پر ایمان نہ لاؤں گا جب تک یہ گوہ ایمان نہ لائے --- حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے گوہ کو پکارا --- وہ فصیح زبان، روشن بیان عربی میں بولی، جسے سب حاضرین نے

خوب سنا اور سمجھا:

لَبَّیْكَ، وَسَعْدَیْكَ یَا زَیْنَ مَنْ وَافَى یَوْمَ الْقِیَامَةَ---

''میں خدمت و بندگی میں حاضر ہوں، اے تمام حاضرین اہل محشر کی زینت!''---

حضور ﷺ نے فرمایا:

من تعبد؟---''تیرا معبود کون ہے؟''---

اس نے عرض کی:

الَّذِی فِی السَّمَاءِ عَرْشُهٗ، وَفِی الْأَرْضِ سُلْطَانُهٗ، وَفِی الْبَحْرِ سَبِیْلُهٗ، وَفِی الْجَنَّةِ رَحْمَتُهٗ، وَفِی النَّارِ عِقَابُهٗ---

''وہ جس کا عرش آسمان میں اور سلطنت زمین میں اور راہ سمندر میں، رحمت جنت میں اور عذاب نار میں''---

فرمایا: من انا؟---''بھلا میں کون ہوں؟''---

عرض کی:

رَسُوْلُ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ، وَخَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ، وَقَدْ أَفْلَحَ مَنْ صَدَّقَكَ، وَخَابَ مَنْ كَذَّبَكَ---

''حضور! پروردگار عالم کے رسول ہیں اور رسولوں کے خاتم، جس نے حضور کی تصدیق کی وہ مراد کو پہنچا اور جس نے نہ مانا، نامراد رہا''---

اعرابی نے کہا، اب آنکھوں دیکھے کے بعد کیا شبہہ ہے، خدا کی قسم! میں جس وقت حاضر ہوا، آپ حضور سے زیادہ میرا دشمن کوئی نہ تھا اور اب آپ مجھے اپنے باپ اور اپنی جان سے زیادہ محبوب ہیں:

أشهد أن لّا إلـهَ إلّا اللّٰه ، و أنك رسول اللّٰه---[۴۶]

''میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور آپ اللہ کے رسول ہیں''---

یعفور---عقیدۂ ختم نبوت

A-(۳۱) فتح خیبر کے بعد حضور ﷺ واپس تشریف لا رہے تھے کہ راستے میں آپ کی خدمت میں ایک دارز گوش (گدھا) حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا، حضور! میری عرضی بھی سنتے جائیے---

حضور رحمت عالم ﷺ اس مسکین جانور کی عرض سننے کو ٹھہر گئے اور فرمایا:

بتاؤ کیا کہنا چاہتے ہو؟---

وہ بولا، حضور! میرا نام یزید بن شہاب ہے اور میرے دادا کی نسل سے خدا نے ساٹھ خر پیدا کیے ہیں، ان سب پر اللہ کے نبی سوار ہوتے رہے---میرے دل کی یہ تمنا ہے کہ مجھ مسکین پر حضور سواری فرمائیں--- یارسول اللہ! میں اس بات کا مستحق بھی ہوں کیوں کہ میرے دادا کی اولاد میں سے سوا میرے کوئی باقی نہیں رہا اور (نبوت ورسالت کا دروازہ بند ہو گیا، آپ آخری نبی ہیں) اللہ کے رسولوں میں سے سوا آپ کے کوئی باقی نہیں ہے---

حضور ﷺ نے اس کی یہ خواہش سن کر فرمایا، اچھا ہم تمہیں اپنی سواری کے لیے منظور فرماتے ہیں اور تمہارا نام بدل کر یعفور رکھتے ہیں---[۴۷]

حضور ﷺ کی سواری بننے کے بعد یہ حیرت انگیز صلاحیتوں کا حامل ہو گیا---

قاضی عیاض لکھتے ہیں:

كَانَ يُوَجِّهُهُ إِلٰى دُوْرِ أَصحَابِهِ فَيَضْرِبُ عَلَيهِمُ البَابَ بِرأسِهِ وَ يَسْتَدْعِيهِمْ---[۴۸]

''حضور ﷺ نے جب کسی کو بلانا ہوتا تو یعفور کو حکم فرماتے، وہ اس شخص کے گھر کا دروازہ اپنا سر مار کر کھٹکھٹاتا اور اس کو اشارہ کرتا کہ آقا ﷺ بلا رہے ہیں''---

گویا زبان حال سے کہتا:

چل تجھ کو مدینے کے سرکار بلاتے ہیں

اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو......

۳۲ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

لَوْ كَانَ نَبِيٌّ بَعْدِيْ لَكَانَ عُمَرَ بنَ الْخَطَّابِ---[۴۹]

''اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمر بن خطاب نبی ہوتے''---

یوں ہی حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے بارے ارشاد گرامی ہے، حضرت ایاس بن سلمہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

أبو بَكْرٍ خَيْرُ النَّاسِ إلَّا أنْ يَكُوْنَ نَبِيٌّ---[۵۰]

''ابوبکر تمام لوگوں سے افضل ہیں، مگر وہ نبی نہیں ہیں (کیوں کہ باب نبوت اب ہمیشہ کے لیے بند ہو چکا ہے)''---

۳۳ اسماعیل بن ابی خالد کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے رسول اللہ ﷺ کے فرزند حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کی بابت پوچھا تو انھوں نے کہا:

مَاتَ صَغِيرًا وَلَوْ قُضِيَ أَنْ يَكُوْنَ بَعْدَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيٌّ عَاشَ ابْنُهُ وَلٰكِنْ لَا نَبِيَّ بَعْدَهُ---[۵۱]

''وہ کم سنی میں انتقال فرما گئے اور اگر محمد مصطفیٰ ﷺ کے بعد کوئی نبی آنا مقدر ہوتا تو آپ ﷺ کے صاحبزادے ابراہیم رضی اللہ عنہ زندہ رہتے (اور نبی ہوتے)، لیکن حضور ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں''---

ختم نبوت اور اسماءِ گرامی

۳۴ حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا:

إِنَّ لِي أَسْمَاءً أَنَا مُحَمَّدٌ وَأَنَا أَحْمَدُ وَأَنَا الْمَاحِي الَّذِي يَمْحُو اللّٰهُ بِيَ الْكُفْرَ وَأَنَا الْحَاشِرُ الَّذِي يُحْشَرُ النَّاسُ عَلٰى قَدَمَيَّ وَأَنَا الْعَاقِبُ الَّذِي لَيْسَ بَعْدَهُ أَحَدٌ وَقَدْ سَمَّاهُ اللّٰهُ رَءُوْفًا رَحِيمًا---[۵۲]

''میرے کئی اسماء ہیں: میں محمد ہوں اور میں احمد ہوں اور میں ماحی (مٹانے والا) ہوں، اللہ تعالیٰ میرے سبب سے کفر کو مٹائے گا اور میں حاشر (جمع کرنے والا) ہوں کہ لوگ میرے قدموں پر اٹھائے جائیں گے اور میں عاقب (آخر میں مبعوث ہونے والا) ہوں، جس کے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا اور اللہ تعالیٰ نے (قرآن کریم میں) آپ کا نام رؤف اور رحیم رکھا''---

۳۵ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مدینہ طیبہ کے ایک راستے میں حضور سید عالم ﷺ مجھے ملے، ارشاد فرمایا:

أَنَا مُحَمَّدٌ، وَأَنَا أَحْمَدُ، وَأَنَا نَبِيُّ الرَّحْمَةِ، وَنَبِيُّ التَّوبَةِ، وَأَنَا الْمُقَفِّيْ، وَأَنَا الْحَاشِرُ، وَنَبِيُّ الْمَلَاحِمِ---[۵۳]

''میں محمد ہوں، میں احمد ہوں، میں نبیٔ رحمت ہوں، میں درِ توبہ کھولنے والا نبی ہوں، میں سب میں آخری نبی ہوں، میں حاشر ہوں، میں جہادوں کا نبی ہوں ﷺ''---

۳۶ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

إن لِي عِند ربي عشرة أسماء: أنا محمدٌ، و أنا أحمدُ، و أنا الماحِي الذي يمحو اللّٰه بي الكفرَ، و أنا العاقِبُ الذي ليسَ بعدِي نبيٌّ، وأنا الحاشِرُ الذي يُحْشَرُ الخلائِقُ معِيَ عَلى قدميَّ، و أنا رسولُ الرحمةِ، و رسولُ التوبَةِ، و رسولُ الملاحِمِ، و أنا المُقَفِّيْ قَفَّيْتُ النبيينَ، و أنا قُثَمٌ---[۵۴]

''میرے رب کے ہاں میرے دس نام ہیں: میں محمد ہوں، میں احمد ہوں، میں ماحی ہوں، اللہ تعالیٰ میرے سبب کفر کو مٹائے گا، میں عاقب ہوں، جس کے بعد کوئی نبی نہیں، میں حاشر ہوں کہ میرے قدموں پر لوگوں کا حشر ہوگا، میں رسولِ رحمت ہوں، میں رسولِ توبہ ہوں (یعنی میرے وسیلہ سے توبہ قبول ہوتی ہے)، میں جہاد کرنے والا رسول ہوں، میں مقفی ہوں کہ تمام پیغمبروں کے بعد آیا اور میں (قُثَم) جامع کامل ہوں''---

۳۷ نبی کریم ﷺ نے کلمہ شہادت والی اور درمیانی انگلیوں کو ملاتے ہوئے فرمایا:

بُعِثْتُ أَنَا وَ السَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ---[۵۵]

''مجھے اور قیامت کو ان دو انگلیوں کی طرح بھیجا گیا ہے''---

یعنی جس طرح کلمہ شہادت والی انگلی درمیانی انگلی کے متصل ہے، دونوں کے درمیان کوئی انگلی نہیں، اسی طرح میرے اور قیامت کے درمیان کوئی نبی نہیں، یعنی حضور ﷺ آخری نبی ہیں اور تا قیام قیامت آپ کا دور نبوت و رسالت ہے---[۵۶]

عقیدۂ ختم نبوت اور درود پاک

(۳۹) صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے دل و دماغ میں عقیدۂ ختم نبوت نہایت راسخ تھا، وہ اس کی تبلیغ و تاکید کرتے ہوئے لوگوں کو درود پاک کے ایسے کلمات سکھاتے جن میں عقیدۂ ختم نبوت کا اظہار ہوتا---حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم نے اس درود پاک کی تلقین فرمائی:

إِنَّ اللّٰهَ وَ مَلَائِكَتَهُ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰأَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَ سَلِّمُوْا تَسْلِيْماً ○ لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ رَبِّيْ وَ سَعْدَيْكَ صَلَوَاتُ اللّٰهِ الْبَرِّ الرَّحِيْمِ ، وَ الْمَلَائِكَةِ الْمُقَرَّبِيْنَ ، وَ النَّبِيِّيْنَ وَ الصِّدِّيْقِيْنَ ، وَالشُّهَدَاءِ وَ الصّٰلِحِيْنَ ، وَ مَا سَبَّحَ لَكَ مِنْ شَيْءٍ يَّا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ ، عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ خَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ ، وَ سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ ، وَإِمَامِ الْمُتَّقِيْنَ ، وَ رَسُوْلِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ، الشَّاهِدِ الْبَشِيْرِ ، الدَّاعِيْ إِلَيْكَ بِإِذْنِكَ ، السِّرَاجِ الْمُنِيْرِ ، وَ عَلَيْهِ السَّلَامُ---[۵۷]

"بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے رہتے ہیں نبی کریم پر، اے ایمان والو! تم بھی درود بھیجا کرو ان پر اور مودبانہ سلام عرض کیا کرو--- بار بار حاضر ہوں میں اے اللہ، اے میرے پروردگار اور سعادت حاصل کرتا ہوں

تیری فرماں برداری سے، درود ہوں اللہ کے جو احسان کرنے والا ہے، ہمیشہ رحم فرمانے والا ہے اور فرشتوں کے، جو مقرب ہیں اور انبیاء اور صدیقین اور شہداء اور نیک لوگوں کے اور ہر وہ چیز جو تیری پاکی بیان کرتی ہے، اے رب العالمین (ان سب کے درود ہوں) ہمارے آقا، ہمارے سردار محمد بن عبد اللہ پر جو خاتم النبیین ہیں، سید المرسلین ہیں، امام المتقین ہیں اور رب العالمین کے رسول ہیں، جو گواہ ہیں، خوش خبری دینے والے ہیں، بلانے والے ہیں تیری طرف تیرے حکم سے، آفتاب عالم تاب ہیں اور ان پر سلام ہو"---

۳۹ یوں ہی حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے:

جب تم رسول اللہ پر درود پڑھو تو بہت اچھی طرح پڑھا کرو، امید کہ یہ درود آپ ﷺ کی بارگاہ میں پیش کیا جائے گا---لوگوں نے کہا، آپ ہمیں تعلیم دیجیے، فرمایا، اس طرح درود پڑھا کرو:

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ صَلَوَاتِكَ وَرَحْمَتَكَ وَبَرَكَاتِكَ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ، وَإِمَامِ الْمُتَّقِيْنَ، وَخَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ، مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ، إِمَامِ الْخَيْرِ وَقَائِدِ الْخَيْرِ وَرَسُوْلِ الرَّحْمَةِ اَللّٰھُمَّ ابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا يَّغْبِطُ بِهِ الْاَوَّلُوْنَ وَالْاٰخِرُوْنَ---[۵۸]

"یا اللہ! بھیج اپنے درود اور اپنی رحمت اور اپنی برکتیں سید المرسلین، امام المتقین، خاتم النبیین ہمارے سردار محمد (مصطفیٰ ﷺ) پر جو تیرے عبدِ خاص اور رسول ہیں، بھلائیوں کے پیشوا، نیکیوں کے راہنما اور رسولِ رحمت ہیں--- اے اللہ! ان کو مقام محمود پر فائز فرما کہ پہلے پچھلے

تمام لوگ آپ کے اس مقام پر رشک کریں‘‘---

عقیدۂ ختم نبوت---جزو ایمان

(۴۰) حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ ایک طویل حدیث کے آخر میں بیان کرتے ہیں کہ ان کے باپ اور چچا ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی غلامی سے آزاد کرانے کے لیے آئے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا، جو چاہیں، اس کی قیمت لے لیں اور اس کو ہمارے ساتھ بھیج دیں---آپ نے فرمایا:

اَسْئَلُکُمْ اَنْ تَشْهَدُوا اَن لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَنی خَاتِمُ اَنْبِیَائِهٖ وَ رُسُلِه---

’’میں تم سے صرف ایک چیز مانگتا ہوں کہ تم لا الہ الا اللّٰہ کی شہادت دو اور یہ شہادت دو کہ میں (محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) خاتم الانبیاء والرسل ہوں‘‘---

میں اس کو تمہارے ساتھ بھیج دوں گا--- انھوں نے اس پر عذر پیش کیا اور دیناروں کی پیش کش کی---آپ نے فرمایا، اچھا! زید سے پوچھو، اگر وہ تمہارے ساتھ جانا چاہے تو میں اس کو تمہارے ساتھ بلا معاوضہ بھیج دیتا ہوں---حضرت زید نے کہا، میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اپنے باپ کو ترجیح دوں گا اور نہ اپنی اولاد کو---

یہ سن کر حضرت زید رضی اللہ عنہ کے والد حارثہ مسلمان ہو گئے، جب کہ ان کے باقی رشتہ دار حلقہ بگوش اسلام ہونے کی سعادت سے محروم رہ گئے---[۵۹]

اس حدیث شریف میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عقیدۂ ختم نبوت کو کلمہ شہادت میں جزو ایمان قرار دیا، اسی لیے علامہ ابن نجیم لکھتے ہیں:

إِذَا لَمْ يَعْرِفْ أَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آخِرُ الْأَنْبِيَاءِ فَلَيْسَ بِمُسْلِمٍ ؛ لِأَنَّهُ مِنَ الضَّرُوْرِيَّاتِ---[٦٠]

''جس شخص کو یہ معلوم نہیں کہ حضور ﷺ آخری نبی ہیں، وہ مسلمان نہیں، کیوں کہ یہ ضروریات دین میں سے ہے''---

اختتامیہ

بحمد اللہ تعالیٰ خاص ختم نبوت کے حوالے سے چالیس احادیث (اربعین) جمع کرنے کا شرف حاصل ہوا[●] ان احادیث مبارکہ کی روشنی میں واضح ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب محمد مصطفیٰ ﷺ کو خاتم النبیین بنا کر بھیجا اور اب قیامت تک کسی اور نبی کے آنے کی قطعاً گنجائش نہیں---حضور ﷺ کے بعد ہر داعیٔ نبوت کذاب و دجال اور فتنہ پرداز ہے---

برصغیر پاک و ہند میں انگریزوں نے قدم جمائے تو وہ مسلمانوں کی ذاتِ رسالت مآب ﷺ سے گہری قلبی عقیدت و محبت اور جذبہ جہاد سے خائف تھے، وہ سمجھتے تھے کہ جب تک یہ جذبہ ماند نہ پڑے گا، تب تک مسلمانوں پر حکومت کرنے میں

● حضور ﷺ نے فرمایا:

مَنْ حَفِظَ عَلَى أُمَّتِي أَرْبَعِينَ حَدِيْثاً مِنْ أَمْرِ دِيْنِهَا بَعَثَهُ اللّٰهُ فَقِيْهاً، وَ كُنْتُ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَافِعاً وَ شَهِيْداً---

[شعب الایمان، باب فی فضل العلم و شرف مقدارہ]

''میری امت میں سے جو شخص امورِ دین سے متعلق چالیس احادیث محفوظ کرے تو روزِ قیامت اللہ تعالیٰ اسے فقہاء میں سے اٹھائے گا اور میں اس کے لیے شفاعت کرنے والا اور گواہ ہوں گا''---

کامیابی نہیں ہوسکتی--- چنانچہ اس مقصد کے لیے انھوں نے ایک طرف تحریکِ نجدیت کی متعدد صورتوں میں سرپرستی کی تو دوسری طرف مرزا غلام احمد قادیانی کو مسلمانوں کی وحدتِ ملی کے پارہ پارہ کرنے کے لیے تیار کیا--- مرزا قادیانی نے انگریز سے وفاداری اور ترکِ جہاد کا دوٹوک اعلان کرتے ہوئے کہا:

اب چھوڑ دو جہاد کا اے دوستو خیال
دیں کے لیے حرام ہے اب جنگ اور قتال
اب آ گیا مسیح جو دیں کا امام ہے
دیں کی تمام جنگوں کا اب اختتام ہے
اب آسماں سے نورِ خدا کا نزول ہے
اب جنگ اور جہاد کا فتویٰ فضول ہے [۶۱]

یوں ہی اپنی کتاب 'تریاق القلوب' میں لکھا:

''میں نے ممانعت جہاد اور انگریز کی اطاعت کے بارے میں اس قدر کتابیں لکھیں اور اشتہار شائع کیے ہیں کہ اگر وہ رسائل اور کتابیں اکٹھی کی جائیں تو پچاس الماریاں ان سے بھر سکتی ہیں''---

مرزا اگر دعوائے نبوت نہ بھی کرتا، فقط جہاد کا انکار ہی اس کے کفریہ عقیدہ پر مہرِ تصدیق ثبت کرنے کے لیے کافی تھا--- اس ننگِ انسانیت شخص نے ۱۸۸۵ء میں مجددیت کا دعویٰ کیا، ۱۸۹۱ء میں مسیح موعود بن بیٹھا اور ۱۹۰۱ء میں مکمل نبوت کا دعویٰ کر کے مسلمانوں کے جذبات کو ٹھیس پہنچائی---

اس شیطانی فتنہ کی روک تھام کے لیے علماء اہل سنت نے تحریر و تقریر کے ذریعے مرزا کا اس کی زندگی میں اور اس کی موت (مئی ۱۹۰۸ء) کے بعد بھی بھرپور تعاقب جاری رکھا--- قیامِ پاکستان کے بعد فتنہ قادیانیت کا قلع قمع کرنے کے لیے ۱۹۵۳ء میں

تحریک چلی، جوریاستی تشدد کی وجہ سے وقتی طور پر دب گئی مگر علماء حق آواز بلند کرتے رہے---
مئی ۱۹۷۴ء کے اواخر میں ربوہ ریلوے اسٹیشن پر ختم نبوت کا نعرہ بلند کرنے کی پاداش میں قادیانی غنڈوں نے نوجوانوں کو تشدد کا نشانہ بنایا، جس کے نتیجے میں پورا ملک سراپا احتجاج بن گیا--- ۳۰/ جون ۱۹۷۴ء کو قائد ملت اسلامیہ علامہ شاہ احمد نورانی صدیقی رحمۃ اللہ علیہ نے قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دینے کی قرارداد قومی اسمبلی میں پیش کی، کم و بیش دو ماہ تک بحث ہوتی رہی، بالآخر ۷/ستمبر ۱۹۷۴ء کے تاریخی دن علمائے کرام کی کاوشوں اور اہل اسلام کی قربانیوں سے ملک پاکستان میں نبوت کے جھوٹے دعوے دار مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے متبعین کو غیر مسلم قرار دے دیا گیا---مگر (آج اکتوبر ۲۰۱۱ء تک) سینتیس سال کا عرصہ دراز گزر جانے کے باوجود آئینی تقاضے پورے نہیں ہوئے، قادیانی آج بھی کلیدی اسامیوں پر فائز ہیں---ضرورت اس امر کی ہے کہ مسئلہ ختم نبوت سے عوام خصوصاً نئی نسل کو روشناس کرانے کا سلسلہ وسیع تر کیا جائے---

حکومت کا فرض ہے کہ وہ آئین کی اس شق پر اس کی روح کے مطابق عمل کو یقینی بنائے اور اسے ختم کرنے یا غیر موثر بنانے کی جسارت سے باز رہے--- حکومت کے لیے ضروری ہے کہ وہ نصاب تعلیم میں عقیدۂ ختم نبوت کو اجاگر کرنے کے لیے خصوصی ابواب شامل کرنے کا اہتمام کرے---قومی شناختی کارڈ، پاسپورٹ اور دیگر دستاویزات میں قادیانیوں کا بحیثیت غیر مسلم اندراج کیا جائے اور قادیانی افسروں کو ان کے عہدوں سے ہٹایا جائے، تاکہ ملک پاکستان کا وجودِ مسعود قادیانی سازشوں سے محفوظ رکھا جا سکے---

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی ذمہ داریاں نبھانے کی توفیق عطا فرمائے---

آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ تعالی علیہ و آلہ و اصحٰبہ اجمعین